لطیف

المعروف بہ

اعجاز سخن

نتیجۂ قلم

شاعر شیرین زبان عالم عجائب بیان جناب مولوی ... صاحب المتخلص ...

مطبع سلطانی

قطعهٔ تاریخ طبع مطبع

شنیعه سید ابراهیم گرو سخن گفت
پس پاینده تر از مهر انور

خوشا سحر بیانی کز قصاید
بوصف صف شاه دکن گفت

وزین اشعار نغز من سخن گفت
غرض کردم بفور طبع تعجیل

بتاریخ سلیمان زمن گفت
چو طرز طبع برخی زان بمن گفت

مجید الطبع من تاریخ طبعش
قصاید باشد اعجاز سخن گفت

۱۳۰۴ھ

بفضله تعالی بتاریخ ۲۰ ذیحجه سنه ۱۳۰۴ھ روز جمعه باهتمام عاصی سید عبد المجید خان
در مطبع سلطانی واقع افضل‌گنج عقب بازار اکبرجاه حلیهٔ طبع آراسته گردید

یا حی القیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامی

شاعری جزویست از پیغمبری ۔۔۔ جاہلانش کفر خوانند از خری

؎ چل ذرا خامہ روانی دکھلا ٭ ہان زبان تیز زبانی دکھلا ٭ سُن لین سب سحر زبانی میری ٭ دیکھین اعجاز بیانی میری ٭ حضرات ناظرین۔ خاکسار ایک مدت سے خضرؑ و سکندر۔ ظلمات و آب حیات کے قصہ کی تحقیق مین سرگردان رہا کچھہ نہ کھلا کہ معما کیا ہے۔

دفعتاً ایک شعر نظر پڑا وہ کیا ؎ بدہر انچہ بدوزندہ میتوان بودن ٭ بود ہمین سخن جز سخن ہمہ سخن است ٭ اس سے شک تو دور ہو گیا تھا مگر ایک مجمل بات تھی۔ دفعتاً ایک دوسرا شعر نظر پڑا جس سے رہا سہا شبہہ بھی دور ہو گیا۔ یعنی ؎ باید چو ترا آبحیات جاوید

درچشمۂ خوشگوار معنی میجوسے ہے اور سمجھا کہ بیشک حرفون کی سیاہی ظلمات ہے اور نور معنی آبحیات - شاعر مدّاح خضر ہے اور ممدوح سکندر - ظاہر ہے کہ آج جسقدر نقش و نگار موجودات صفحۂ ہستی پر موجود ہین آج سے سو برس کے بعد ایک کا بھی وجود باقی نہ رہیگا - مگر انکا نام نیک و بد سو وہ بھی سخن اور سخنگویون کی بدولت - میرے سخن سنج دوستو - فن ادب کے قدر دان سرپرستو - زندگی کے معنے یہہ ہین کہ خاص نام کو شہرت عام اور بقاے دوام ہو - اور یہی حاصل زندگی ہے - ورنہ ہم اور حشرات الارض مرنے جینے - توالد وتناسل - کھانے پینے مین یکسان ہین -

حضرات جب مرنے پر اہل وعیال یگانے - بیگانے روتے ہین - حقیقت مین وہ مرنا نہین - بلکہ واقعی مرنا اون نیک باتون کا مٹ جانا ہے جسکے بعد اونکا مذکور ہوا کرے - جن لوگون کے نام نامی اونکی غیبت مین یا اونکے بعد لوگ ادب سے لیا کرین وہ وہی ہین جنھین حیات ابدی بقاے جاودانی نصیب ہے - انھین کو خوش نصیب کہنا زیبا ہے - لاکھہ زمانے کے ورق اولٹین مگر صفحۂ ہستی سے ان خضر صفات حضرات کے نام مٹے ہین نہ مٹینگے - سحبان وائل حسان بن ثابت - لبید عاصم - میر و سودا - فردوسی و سعدی - نظامی و جامی کو

گذرے ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ لیکن ہنوز یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بیٹھے
باتیں کر رہے ہیں - یہی تو آخر فن سخن کا صدقہ ہے - یون تو ہر زمانے
مین لاکھون شجیع و بہادر سخی و نامور ہو گذرے - بڑے بڑے نمایان کام
کر گئے - بڑے بڑے غیرت مند یادگار زمانہ گزر گئے مگر کوئی کہہ بھی سکتا
ہے کہ کون تھے کیسے تھے کہان تھے کب آئے کہان گئے - مگر شعراے
جادو بیان کے تذکرے - انکے کلام انکے تصانیف گویا جیتی جاگتی صورتین
ہین - بولتی چالتی مورتین ہین - اگر خودستائی سے معذور رکھیگا - تو
علی رؤس الاشہاد ہم تو بالجہر اور بآواز بلند یہی کہینگے کہ ہمسا سخی و ہمدرد
نہ بر سر افلاک و نہ در تہ خاک - یا یون کہئے کہ تہ افلاک و بر سر خاک
بس ایک ہم ہی ہین کہ لاجواب ہین - یعنے حضرت خضر و الیاس کو تو تنہا خوری
ایسی بھائی کہ بیچارہ سکندر سے تمنائی تک کو محروم گردانا - ایک ہم ہین
کہ اپنے ساتھ اپنے ممدوحون کو لئے پھرتے ہین - آبحیات ایسی
تحفہ شے جسکو ہر ذیحیات اپنی جان عزیز سے زیادہ عزیز رکھتا ہے -
ہم مفت ایثار کرنے موجود ہین - مگر کس پر - قدردان و قدرشناس پر
ہان ای شاہد سخن کے جوبن لوٹنے والو - اے عروس معانی کے نظر بازو
دیکھئے کہ حسن بیان کی چٹکیون نے طبیعت کو گدگدایا ہے - پھر شوخی
کلام کی چرپراہٹ سے منھ مین پانی بھر آیا ہے - ذرا ادہر توجہ کیجئے

جلوہ صفت ہست دیدنی دارد ✤ سخن ما شنیدنی دارد ✤ میرے قدیم آقای نعمت جلیل القدر عظیم الشان متین وبردبار - سرتاپا حلم ووقار ہمہ تن اخلاق ہمہ تن اوصاف - سرتاپا عدل سرتاپا انصاف - امیر باتوقیر - سراپا دانش وتدبیر - مدار المہام حال عالیجناب حضرت محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر آسمان جاہ بہادر مدظلہ العالی کی مدح طرازی کا مجھکو خیال آیا ہے - اس ضعف وناتوانی مین مینے یہہ بارگران سر پر اوٹھایا ہی - آپ کا استقلال آپ کی اولو العزمی آپ کی بلند ہمتی اسی سے ظاہر ہے کہ آپ نے ایسے مشکل ونازک وقت مین کہ دشمن کینہ جو ہر سمت سے ہجوم کر رہے ہین - اپنا آرام اپنی آسایش ترک کرکے اپنے خاص ولیعنمت کے حکم کی اطاعت کی - اور ملک اور اہل ملک کی محبت مین مہام سلطنت کا بارگران بجبر وحکم حضور پر نور کے سر پر اوٹھالیا - سچ ہے کہ شریف نمکدار اپنے آقا کے حکم کی ایسی ہی اطاعت کرتے ہین - ظاہر ہے کہ آپکا ذاتی مرتبہ موجودہ عہدہ سے بمراتب اعلے تھا - کوئی حکومت کی آرزو بھی دل مین باقی نتھی - مگر یہہ بار جو آپ نے قبول فرمایا صرف دو سبب سے تھا - ایک تو یہہ کہ اپنے آقاے نعمت کے حکم واجب الانقیاد کی فوری اطاعت اور دوسرا ملک اور ملکیون کی آسایش وراحت -

اسکے سوا کوئی ذاتی غرض نتھی - آپکو صرف اطاعت و فرمانبرداری سے غرض ہے باقی ہیچ - ثابت ہوا کہ ایک بیغرض نفس کی بدولت جس عمدگی سے کام چلیگا وہ صاحب غرض سے نہین چلسکتا - خداوند عالم آپ کو حضرت ظل اللہ کی اطاعت و فرمانبری مین ہمیشہ کامیاب - بامراد و نیکنام رکھے اور حضور پر نور کی مہربانی آپ پر لیل و نہار ماہ و سال روز افزون ترقی پر ہو آمین ثم آمین

امیر اکبر و دستور اعظم	وہ ہمدرد وطن ممدوح عالم
کہ نجم بخت ہی جسکا شرف مین	ہمیشہ گوہر مقصود کف مین
کرے مسکین کو جسکا در توانگر	بدولت اوسکی ہین گھر گھر توانگر
گر اوسکے زور کا مذکور چلجائے	دل رستم لحد مین بھی دہل جائے
نیام سرخ مین رخشندہ صمصام	ہمیشہ تشنۂ خون شکل بہرام
دم کین آب شمشیر روان ہے	بوقت لطف بوی ضیمران ہے
نسیم خلق سب خلقت کو شامل	کھلین جس سے ہزارون غنچۂ دل
طبیعت مایل صد نکتہ دانی	ہے طینت مین کمال قدر دانی
ہنرور قدر دان و علم پرور	در دولت پہ حاضر سب سخنور
زمین و آسمان جبتک ہون قایم	رہے ذات مبارک اوسکی دایم
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو	کہا ہاتف نے یون عفو سکو لکھدو

سرِ دولت سے بھر نذر دیوان | امیر اکبر و دستور سلطان

ایضاً

مبارک تجھکو ای دستورِ اعظم صدہزار ہو
فزون ہر لحظہ تجھپر حضرت شہ کی عنایت ہو

دکن کا دور ہو افزا اس عالم کو مسرت ہو
تری تدبیر صائب سے فراوان ملک و دولت ہو

وہ بیٹھے دہاک دلمین ہر نو نکو نظم سی تیری
کہ جسکو سُنکے ہر مفسد کو خاطر خواہ عبرت ہو

جہانمین قوم ہو جبتک خلائق کی خصاصت کی
تیری حسن لیاقت کی جہان مین خوب شہرت ہو

الٰہی عیش و عشرت کا اثر ہو خلق مین جبتک
میری ممدوح کو دن رات حاصل عیش و راحت ہو

کشود کار عالم تجھسے البتہ رہی دائم
جدہر نکلی جلو مین تیری حاضر فتح و نصرت ہو

تیری سب اعداء کی سر کو گر قلم کرے کوئی دیکھے
تو صدر اعظم ای صدر جہان سال و زارت ہو

١٣٠٤

ثنائی

ہی میرا اندنون اعلیٰ نشیمن
میرا ذہن رسا ہی عرش مسکن

طبیعت ہی میری خرشید روشن
میرا دل نور معنی کا ہی معدن

میری قبضہ مین ہی ملکِ معانی
ہی اورنگ فصاحت میرا مسکن

...ی ہی یہ مجھہ مست سخن کی
جو کاٹ اوڑتی ہین شیشونکی دنادن

طبیعت میری ہوتی ہی شگفتہ
ہوای علم جب چلتی ہی سن سن

بلاغت کا میری سکہ ہی جاری
خجل ہین مجھسی اسٹیل و ایڈیسن

میری طبع روان کا ہی یہ عالم
چلے جسطرح ترّاٹے سے انجن

جو پاوے ہمکن میری طبع چالاک — تو بغلین جھانکے لی سر کر کالسن
میری آتش زبانی موم کر دے — دل دشمن اگر ہے مثل آہن
ہی بکر فکر یون خلوت مین دل کی — رہی گھونگھٹ مین جیسی کوئی دلہن
ہی مستانہ کشش میری قلم کی — امنگون پر میری حرفونکا جوبن
میری حرف سیہ مین یون ہی معنی — ہو جون پہلوی زنگی مین فرنگن
میری دعوی مدلل اور مکمل — دلایل میرے قاطع اور مبرہن
زبان مار ہی میرا سر کلک — ہر یک نقطہ ہی جسکا کالی ناگن
عدو میری کریگا قدر کیونکر — وہ شپر ہی تو مین ہون مہر روشن
برای قحط سال اہل معنے — ہمی بارم زخاطر سلوی من
وہ ہون مین صاحب اقبال ای عفو — میرا دشمن ہی اپنا آپ دشمن
عدو گنجہ تو مین فولاد پنجہ — مروڑ دون جا سر سرکش کی گردن
عجب نہین مردمان دیو کردار — حذر زین خیل نادان علم دشمن
کرو خامہ سی ایسی درفشانی — خجل ہو جای جس سی ابر بہمن
ملا ہی قدردان ایسا مجھی آج — کہ جو ہی ماہر ہر علم و ہر فن
پریشانی سے اب ہوگی رہائی — ملا ہی آج مجھکو ایسا محسن
امیر اکبر و دستور اعظم — کرم سے جسکی ہی سرسبز گلشن
ملقب از خطاب آسمان جاہ — کہ جسپر مہربان ہی رب ذوالمنن

بدانائی ارسطو سے زمانہ ۔۔۔ بایجادات تازہ رشک نیوٹن

بلیغان جہان تصویر حیرت ۔۔۔ فصاحت پیشہ اوسکی اگی الکن

دکن مین ہی وہ فخر اہل یونان ۔۔۔ خجل جسکے مقابل اہل لندن

مقالات مکالی نشہ جسکا ۔۔۔ بنظمش خوشہ چین سکاٹ وملٹن

تعالی اللہ عجب فرحت فزا ہی ۔۔۔ سجیلے جسم پر وہ رنگ و روغن

سُنا یوسف کو لیکن اسکو دیکھا ۔۔۔ شنیدن کے بود مانند دیدن

دماغش معدن علم و معارف ۔۔۔ دلش مر فضل و دانش را ست مخزن

مجسم صلح کُل ہے میرا ممدوح ۔۔۔ حسد کا بغض کا کینہ کا دشمن

میری ممدوح کو بہرہ ہی کامل ۔۔۔ بہر علم و بہر دانش بہر فن

دعا یہہ مانگ لیجو عفو صاحب ۔۔۔ بطرز نغز و ہم آئین روشن

بود چندان کہ از مہ تا بماہی ۔۔۔ ہمان تا ذرہ از خرشید روشن

گل معنی زطبع او شگفتہ ۔۔۔ ہماتا سینۂ او باد گلشن

در اوسکا ہو پناہ اہل معنی ۔۔۔ او تاق اوسکا ہو اہل فن کا معدن

ہی خواہ اوسکی آئیت زبان سی ۔۔۔ رہین مصئون و مطرود اوسکی دشمن

دیگر

رفعت کو دیکھکر تیری ای آسمان جاہ ۔۔۔ کیون بھر کورنش نہ جھکای سر آسمان

منسوب ہو جب اوس سے ترا رتبہ بلند ۔۔۔ رکھے زمین پہ پانون بھلا کیونکر آسمان

ہین [illegible] رتبے بلند [illegible] صلے
صدقے زمین کی ہوتا ہی پھر پھر کر آسمان

سچ تو یہ ہی کہ ملتا نہ یہہ دن اگر نصیب
لاکھون برس بھی کھاتا اگر چکر آسمان

یارب یہ ہی دعا تجھے دلسے میری سدا
جبتک ہو سائبان کیطرح گھر گھر آسمان

زیبندہ جسم پر رہی تیری قبای عیش
پھیلای سر پہ سہرہ پر گوہر آسمان

طالع بلند اور در مقصود کف مین ان
اہل زمین مطیع ہون فرمانبر آسمان

ہر دم فزون ہو شاہ دکن کی عنایتین
اقبال تیرا یار رہے یاور آسمان

حاسد لبان خاک تری زیر پا رہین
جیسے زمین ستے نیچے ہی اور سر پر آسمان

عرض احوال خدمت سرکار

ای فلک رتبہ و ملک عقبہ
ای مہ آسمان عزّ و وقار

ای زمین مسکن و فلک تربت
ذی عطا پیشہ و سخا کردار

آپ ہین علم و حلم مین یکتا
مخزن فیض و معدلت آثار

آپ میری امیر ہین اور مین
آپکا جان نثار و مدح نگار

گرچہ ہی اس سے مجکو باعث فخر
کہ ہون خاص آپ ہی کا خدمتگار

پر بنا پرسی اور بیکاری
ہوگیا ہون جو آجکل نادار

یعنی از دست دولت افلاس
ہون نہایت ہی مضطر و ناچار

اسلئے ہمسرون مین ہی مجھکو
حسرت و رشک و ننگ و غیرت و عار

گردون کس سے مین عرض ستعداد — گردون کس پہ [illegible]

چونکہ صراف نقد علم ہو آپ — ہے میرے زر کا آپ ہی پہ مدار

محک جوہر فضایل پر — ہے ہویدا از رہ عیار

جوہری گر نہو تو عالم مین — ہو کہان قدر گوہر شہوار

آپ سا قدردان ہوتے پر — وا دریغا کہ یون ہون مین خوار

لو فرضا کہ مین ہون ہیچدان — آپکی ذات تو ہے ذی ایثار

آپ فرمائینگے نہ رحم تو پھر — جاؤن مین کسجگہہ بحالت زار

ہو سروکار مجھکو غیرون سے — آپ ہوتے ہوئے میرے سرکار

آپکی ذات بحر جود و کرم — آپکا ہاتھہ ابر گوہر بار

قاعدہ ہے کہ اپنے خادم کی — لاج رکھتے ہین ہر طرح سردار

کثرت قرضہ و علایق نے — جسکی ہے پرورش کا مجھپہ مدار

تنگ ایسا کیا ہے خاوندا — کہ ہوئی زیست مجھپہ ہے دشوار

آپکا خادم اور کرے فاقہ — آپکا نوکر اور کھاے آدہار

بس یہی اب میری تمنا ہے — آپسے لے میرے جہان سالار

گوشہ چشم مرحمت بین سے — نظر لطف ادھر بھی ہو یکبار

تا نہ ہمچشم مجھکو دیکھین حقیر — تا نہ دشمن کی آنکھہ مین ہون خوار

آپکے حق مین یہہ دعا میری — ہے بدرگاہ داور دادار

[illegible]